106196 ـ كيا انسان كے ليے سركہ كھانا جائز ہے ؟

سوال

سركہ كھانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

كھانے والى اشياء ميں اصل يہى ہے كہ وہ حلال ہيں ليكن جس كى حرمت كے متعلق كوئى دليل ثابت ہو جائے اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

ايسے لوگوں پر جو ايمان ركھتے ہوں اور نيك كام كرتے ہوں اس چيز ميں كوئى گناہ نہيں جس كو وہ كھاتے پيتے ہوں جبكہ وہ لوگ تقوى ركھتے ہوں اور ايمان ركھتے ہوں اور نيك كام كرتے ہوں پھر پرہيزگار كرتے ہوں اور خوب نيك عمل كرتے ہوں اللہ ايسے نيك لوگوں سے محبت ركھتا ہے المآئدۃ (93).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

وہ اللہ جس نے تمہارے ليے زمين كى تمام چيزوں كو پيدا كيا البقرۃ (29).

اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ جو احكام بذريعہ وحى ميرے پاس آئے ہيں ان ميں تو ميں كوئى حرام نہيں پاتا كسى كھانے والے كے ليے جو اس كو كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا كہ بہتا ہوا خون ہو يا خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہى حد سے تجاوز كرنے والا تو واقعى آپ كا رب غفور الرحيم ہے الانعام (145).

دوم:

حديث ميں ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سركہ كھايا بلكہ سركہ كى مدح اور تعريف بھى فرمائى.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو وہ کہنے لگے:

ہمارے پاس تو سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی منگوایا اور کھانے لگے اور فرمایا:

سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2052).

الادم: ادام کی جمع ہے اور ادام سالن کو کہتے ہیں جو روٹی کے ساتھ کھایا جائے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور اسے سالن کا نام دیا گیا ہے، اور یہ کہ اچھا اور زیادہ ہے " انتہی.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" سرکہ کھانے اور پینے کے جواز میں فقھاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، چاہے سرکہ انگوری ہو یا کوئی اور، اسی طرح شراب کے سرکہ کو کھانے میں بھی کوئی اختلاف نہیں، وہ سرکہ خود بخود ہی سرکہ میں تبدیل ہو گیا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 262).

واللہ اعلم .